كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر

مرثیہ

از قلم فیض رقم حضرت مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند مرحوم

جسکو
مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے
اپنے
مطبع اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے چھپوایا

(اعلیٰ پرنٹنگ پریس دہلی)

کتاب ——— : مرثیہ گنگوہی علمائے دیوبند کی نظر میں

ترتیب وتدوین ——— : خلیل احمد رانا

صفحات ——— : ۶۴

سن اشاعت ——— : نومبر ۲۰۰۴ء رمضان ۱۴۲۵ھ

تعداد ——— : ۱۱۰۰

ناشر ——— : الدار السنیہ، ممبئی

قیمت ——— : Rs.36=00

ملنے کے پتے

کتب خانہ امجدیہ، ۴۲۵، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی-۶

اجمیر بک ڈپو، ۱۶۷، ڈم ٹمکر روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی

مکتبہ طیبہ، اسمٰعیل حبیب مسجد محمد علی روڈ، ممبئی

مکتبہ اعلیٰ حضرت، محمد علی روڈ، ممبئی-۳

نیو سلور بک ایجنسی، محمد علی روڈ، ممبئی-۳

ناز بک ڈپو، محمد علی روڈ ممبئی-۳

غمِ مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ وجدانی
خبر بھی ہے کہ اس جانِ جہاں نے ہم سے منھ موڑا
کوئی بے وجہ ہم اپنے ہوتے ہیں دشمن جانی؟
نہ ہو صبح وطن کیونکر بتر شام غریباں سے
فراق دلربا میں گھر ہے رشک کنج زندانی
خبر ہے جان کو دل کی نہ دل کو جان کی پروا
فقط سینہ پہ ہے ہاتھ اور زانو پر ہے پیشانی
جو تھا موصل الی اللہ ہو گیا واصل بحق ہے ہے
پھریں ہیں ڈھونڈھتے سرگشتگانِ تیہ بیمانی
جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود انصاری
رشیدِ ملت و دیں غوث اعظم قطبِ ربانی
نسیم بحر رافت، فضل رحماں منبع احساں
قسیم فیضِ یزداں، ابر رحمت، ظلِ سبحانی
زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا
کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغائے مسلمانی
زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہُبَل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیِ اسلام کا ثانی

علامہ اسد نظامی

پیشِ لفظ

ے اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

دیوبندی حضرات کی یہ زیادتی ہے کہ وہ دوسروں کے خلاف تو شرک و بدعت کا لٹھ لیے پھرتے ہیں لیکن انہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا، اگر کوئی ان کی غلطیوں کی نشاندہی بھی کرے تو وہ اپنی کبھی غلطی تسلیم کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتے اور اُلٹا اپنے مخلص ناصح کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

لطف بالائے لُطف یہ ہے کہ جس غلطی و بے ادبی کو دیدہ دانستہ کبھی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے اگر وہی چیز ان کی کتابوں اور پیشواؤں کے نام و اظہار کے بغیر ان کے مفتیوں سے دریافت کی جائے تو پھر کوئی تحریر مخالف تصور کر کے جھٹ فتوے رسید کرتے ہیں۔ ایسا تماشہ اگرچہ ان کے ہاں بارہا ہو چکا ہے مگر ہم ان کے ایک تازہ تماشہ سے آپکو روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔

دیوبندی مکتبۂ فکر کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کے فوت ہو جانے کے بعد دیوبند کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے ان کا مرثیہ لکھا جو بارہا شائع ہو چکا ہے اس مرثیہ میں مولوی محمود الحسن نے ایک طرف تو جی بھر کر شانِ رسالت و مقامِ نبوت کی توہین و تنقیص کی اور دوسری طرف مولوی رشید احمد گنگوہی کی منقبت میں ایسی ایسی باتیں لکھیں جسے دیوبندی حضرات .... شرک و بدعت اور حرام و ناجائز وغیرہ گردانتے ہیں۔

چنانچہ مرثیہ گنگوہی کے بعض ایسے اشعار کے متعلق جب دیوبندی مفتیوں سے بغیر اظہار نام کے استفسار کیا گیا تو انہوں نے اشعار پر سخت گرفت کی۔ حالاں کہ اگر رشید و محمود کا نام لے کر ان سے دریافت کیا جاتا تو ان کا قلم کبھی حرکت میں نہ آتا اور اب بھی ہم کہے دیتے ہیں کہ دیوبندی مفتیوں کے فتوے کے باوجود اَب بھی دیوبندی اپنے اکابر کی غلطی و بے ادبی کبھی تسلیم نہیں کریں گے اور ناواقفیت میں جن مفتیوں نے فتوے لکھ دیا ہے۔ وہ بھی کبھی اس غلطی کو غلطی ماننے کے لیے آمادہ نہیں ہوں گے۔

مرثیہ کا حکم: قبل اس کے کہ ہم مرثیہ دیوبند کے متعلق علماء دیوبند کے فتاوے کا انکشاف کریں ہم پہلی منزل میں خود مرثیہ کے متعلق دیوبندی تضاد بیان کرنا چاہتے ہیں۔ مرثیہ کے متعلق خود مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتوے ہے۔ نمبر ۱ مرثیہ خواں فاسق ہیں۔ (فتاوٰی رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۲۹)

نمبر ۲ شہیدانِ کربلا کا مرثیہ جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ صفحہ ۲۷۶ مطبوعہ کراچی)

رسالہ حارق الاشرار جو کہ تقویۃ الایمان کے ساتھ کتب خانہ فاروقی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان سے شائع ہو چکا اُس کے صفحہ نمبر ۱۲ پر لکھا ہے کہ مرثیہ کہنا مجوسیوں کا شعار ہے۔

یہ ہے دیوبندی تحقیق و دیانت کہ دوسروں کے لیے شہیدانِ کربلا رضی اللہ عنہم کا مرثیہ بھی جلا دینا یا دفن کرنا ضروری اور مجوسیوں کا شعار اور اپنے مولانا اس دُنیا سے رخصت ہوں تو ان کے مرثیہ کی باقاعدہ تصنیف و اشاعت سب روا۔

تن آسانی میں کھوئی عمر ساری کیا قیامت ہے
پشیمانی سے اب حاصل ہے کیا غیر از پریشانی
دل سودہ زدہ بہلے یوں ہی کچھ دوستو شاید
کریں مدح و ثنا میں آپ کی آؤ غزلخوانی

غزل مدحیہ

وہ صدیقِ معظم تھے سحابِ لطفِ رحمانی
وہ شمع دین و ملت تھے گلِ گلزارِ عرفانی
وہ تھے کبریت ایمانی وہ تھے یاقوت روحانی
ہے کیا کبریت احمر اور کیا یاقوت رمانی
قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی
رقاب اولیا کیوں خم نہ ہوتیں آپ کے آگے
وہ شہبازِ طریقت تھے محی الدین جیلانی
خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخِ ربانی
جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

- فتاویٰ رشیدیہ، مکمل مبوب
- سبیل الرشاد
- ہدایۃ الشیعہ
- زُبدۃُ المناسک
- فیصلۃ الاعلام فی دار الحرب دار الاسلام
- لطائفِ رشیدیہ
- ہدایۃ المعتدی فی قراءۃ المقتدی
- القطوف الدانیۃ فی تحقیق الجماعۃ الثانیۃ
- الحق الصریح فی اثبات التراویح
- فتویٰ مولد شریف
- ردُّ الطغیان فی اوقاف القرآن
- تعداد رکعاتِ تراویح
- اوثق العری فی تحقیق الجمعۃ فی القریٰ
- فتویٰ احتیاط الظہر

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جا ہو گیا گمراہ
وہ میزابِ ہدایت تھے کہیں کیا نفسِ قرآنی

فقیہ باخبر ایسا کوئی یارو بتائے تو
ہو جس کا علم از عانی ہو جس کا حکم ایقانی

رخِ زیبا ہو جس کا مظہر ادعی من السامع
محدث ایسا دیکھیں گے کہاں اے وائے حیرانی

مفسر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے
ہوں قول و فعل دونوں کاشفِ اسرار قرآنی

مرا ہرحق ہے کا نقصی عجائبہ پہ کیا کیجے
گیا زیرِ زمیں وہ محرمِ اسرارِ قرآنی

ہو سینہ جس کا مصباحِ نبوت کے لئے مشکوٰۃ
بجز مہدی نیابے این چنیں ہادیِ حقانی

گدایانِ درِ دولت کے کشکول و مرقع سے
نظر آتے تھے شرمندہ قبا و تاجِ سلطانی

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوقِ عرفانی

دلِ طالب میں کھینچی شاہدِ مقصود کی صورت
بنام ایزد وہ سلطان المشائخ تھے عجب مانی

پہلی بار عکسی طباعت ——————— محرم الحرام ۱۴۰۸ھ ، ستمبر ۱۹۸۷ء

تصحیح شدہ جدید ایڈیشن بار دوم ——————— ۱۴۱۲ھ ، ۱۹۹۲ء

باہتمام ——————— اشرف برادران سلّمہم الرحمٰن

ناشر ——————— ادارۂ اسلامیات - لاہور

مطبع ——————— عرفان افضل پریس لاہور

قیمت ——————— مجلّد ڈائی دار

کتابت ——————— مشتاق احمد جلالپوری

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات

☆ ۱۹۰- انار کلی لاہور - پاکستان
۷۳۵۳۲۵۵-۷۲۴۳۹۹۱

☆ ۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ،
لاہور- فون : ۷۳۲۴۴۱۲
فیکس : ۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲

☆ موہن روڈ، چوک اردو
بازار، کراچی-
۷۷۲۲۴۰۱-۷۶۸۰

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

ہائے غم ہائے ستم ہائے غضب، ہائے الم
آج اس سے بھی ہوا دیکھ تو خالی عالم

آگے کہنے کی ہے کچھ بات نہ سننے کی تاب
لب تلک آتا ہے لیکن یہ مقولہ پیہم

رحم بر بے کسیم ہیچ نہ کردی رفتی
اے کہ کفِ پائے تو بود تاجِ سرم

آج تو قاسم و امداد سب ہی مرتے ہیں
اس کا کیا ذکر ہے برباد ہوئے تم یا ہم

منتظر بیٹھے ہیں اب ہم پہ گذرتا کیا ہے
قہر کا خوف ہے پر ساتھ ہے امیدِ کرم

تو رحیم و ملک و بار ہے سلّمْ سلّمْ
ہم جہول اور زیاں کار ہیں ارحم ارحم

اے اسیرانِ غمِ قاسمِ خیر و برکات
وے فقیرانِ سرِ کوئے رشیدِ جانم

پیروی کرتے رہو سعی کو ہاتھوں سے نہ دو
یدے یا درمے یا قدمے یا قلم

رافضیوں سے مراسم رکھنا

سوال :۔ روافض سے اُنس رکھنا اور اتحاد رکھنا اور رسم دوستی ادا کرنا اور اُس کی دعوت کرنا اور اُس کے یہاں دعوت کھانا باوجودیکہ اُس سے دین و دنیا کا کوئی مطلب نہ ہو جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص بلا ضرورت روافض سے اتحاد رکھے وہ کیسا ہے اور ثقات کو اُس کی معیت میں اکل و شرب بلا کراہت جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ روافض خوارج اور سب فساق سے ربط ضبط مودت کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناچاری کے معذور ہے اور ان سے مودت کرنے والا مداہن فی الدین عاصی ہے ۔

حسینؓ کی تصویر گھر میں رکھنا

سوال :۔ مورتیوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا گھر میں رکھنا کیسا ہے؟ اور اُن کا فروخت کرنا اچھا ہے یا نہیں اور آگ میں جلا دینا مناسب ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ کسی نبی یا ولی کے نام کی صورت گھر میں رکھنی حرام ہے اُس کو جلا دے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حسینؓ کا غم کرنا

سوال :۔ غم کرنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ غم اُس وقت تھا جب آپ شہید ہوئے تمام عمر غم کرنا کسی کے واسطے شرع میں حلال نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ — رشید احمد ۱۳۰۱

الجواب صحیح ۔ محمد عبد اللطیف عفی عنہ ۔

تعزیہ داری

سوال :۔ ریاست گوالیار میں والی ریاست و سرداران ریاست و جملہ حاکمان و افسران ریاست ماہ محرم میں تعزیہ داری کرتے ہیں اور چالیس روز تک بڑی خیر خیرات کرتے ہیں اور اس سبب سے جملہ مساکین کو بڑی مدد پہنچتی ہے اور فقیر فقراء کا گزارا ہو جاتا ہے اور مسلمان بھی اس شرک میں مُبتلا ہیں ۔ اگر ان مسلمانوں کو منع کیا جاتا ہے اور وہ لوگ چھوڑ جاتے ہیں تو یقیناً تمام اہلِ ہنود چھوڑ دیں گے تو یہ خیر خیرات موقوف ہو جائے گی تو تمام فقراء کا روزینہ جاتا رہے گا اور ان تمام مساکین کو کامل تکلیف ہو گی ۔ اس صورت میں اُن کا منع کرنے والا عند اللہ ماجور ہو گا یا نہیں ؟

جواب :۔ رزق حلال طرح سے حاصل ہونا ضروری ہے اور تلوث معصیت ہر حال حرام ۔ پس معرکہ تعزیہ داری گوالیار وغیرہ کا حرام ہے اور ایسی خیر خیرات بھی حرام ہے کہ یہ خیر خیرات نہیں بلکہ رسم ہے اور جو خیرات بھی ہو تو بھی مرکب حرام و حلال سے حرام ہوتا ہے ۔ سو یہ سب معرکہ حرام ہے اور سب حیلہ خرافات غیر مسموع ہے جہاں یہ واہیات نہیں ہوتی وہاں کے فقیر بھی بھوکے ہو کر نہیں مر گئے ۔

مرثیوں کی کتابوں کا جلانا

سوال :۔ مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدانِ کربلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہیے

توان کو جلادینا مناسب ہے یا فروخت کرنا ۔ فقط

جواب :۔ ان کو جلادینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے ۔

شیعہ کا ہدیہ قبول کرنا

سوال :۔ رافضی کا ہدیہ دعوت اور جنازہ کی نماز میں شرکت جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ رافضی کا ہدیہ دعوت کھانا گو درست ہے مگر حضور نماز جنازہ اور ان سے محبت نادرست ہے اس لئے دعوت وغیرہ بھی نہ کھانی چاہیئے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مالدار آدمی کا سوال کرنا

سوال :۔ جو لوگ تندرست توانا کھاتے پیتے ہیں اور انہوں نے اپنا پیشہ گدائی اور فقیری اور محتاجگی کا اختیار کر لیا ہے اور در بدر شہر بشہر بھیک مانگتے پھرتے ہیں اور ہرگز محنت و مزدوری وغیرہ نہیں کرتے اگرچہ مالدار ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کو بھیک مانگنا اور سوال کرتے پھرنا حلال ہے یا حرام اور اگر حرام ہے تو اُن کو دینا بھی بوجہ اعانت علی الحرمت حرام اور ممنوع ہے یا نہیں ؛ جیسے کہ مسجد میں سوال اور اُس کی عطاء کو کتب فقہ میں حرام و مکروہ فرمایا ہے ۔ چنانچہ در مختار میں مرقوم ہے ویحرم فیہ السوال ویکرہ الاعطاء[1]

جواب :۔ جس کے پاس ایک روز و شب کی خوراک موجود ہو یا وہ شخص صحیح و تندرست کمانے کے قابل ہو تو اُن کو سوال کرنا اور دینا دونوں حرام ہیں اور دینے والے اگر اُن کی حالت سے واقف ہو کر پھر دیں تو وہ گناہ گار ہوں گے ۔ خصوصاً اُن فقیروں کو دینا جو طبل وغیرہ بجا بجا کر سوال کرتے پھرتے ہیں اُن کو تو بالکل نہ دینا چاہیے ۔ لقولہ علیہ السلام من سال الناس ولہ مایغنیہ جاء یوم القیامۃ ومسألتہ فی وجہہ خموش او خدوش او کدوح وقال علیہ السلام من سأل الناس وعندہ مایغنیہ فانما یستکثر من النار ۔ قال النفیلی وما الغنی الذی لاینبغی معہ المسئلۃ قال قدر مایغدیہ ویعشیہ وقال یکون لہ شبع یوم او لیلۃ ویوم رواہ ابوداؤد وفی حاشیۃ المشکوٰۃ لاینبغی للانسان ان یسأل وعندہ قوت یومہ کذا فی التاتارخانیۃ (وفیہا ایضاً) و من ملک قوت یومہ یحرم علیہ السوال وفی ردالمحتار لایحل ان یسأل شیئاً من لہ قوت یومہ بالفعل او بالقوۃ کالصحیح المکتسب ویاثم معطیہ ان علم بحالہ لاعانتہ علی المحرم[2] ۔ اھ

---

[1] اس میں سوال کرنا بھی حرام اور دینا بھی مکروہ ہے ۔

[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے کہ جس نے لوگوں سے سوال کیا اور اس کے پاس اس قدر موجود ہے جس کی بناء پر وہ لوگوں سے مستغنی رہ سکتا ہے تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرہ میں بکھرا ہوگی اور یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس اسقدر ہے جو اس کو غنی کرتی ہے تو وہ آگ کی زیادتی کر رہا ہے نفیلی نے عرض کیا کہ وہ غنا کس قدر ہے جس کی موجودگی میں اس کو سوال نہ کرنا چاہیئے تو ارشاد فرمایا کہ اس قدر جو اس کو صبح و شام کھلاوے اور یہ بھی ارشاد فرمایا جس سے وہ ایک دن یا ایک دن و رات پیٹ بھر کر کھالے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور مشکوٰۃ کے حاشیہ میں ہے کہ کسی انسان کو جائز نہیں کہ اس کے پاس ایک دن کی غذا ہو اور وہ سوال کرے اور ردمحتار میں ہے کہ جائز نہیں اُس شخص کو جس کے پاس ایک دن کی غذا بالفعل موجود ہو یا بالقوۃ جیسے تندرست کمانیوالا کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال کرے اور اس کو دینے والا اگر اسکے حال کو جان کر دے تو گنہگار ہوگا کہ اس نے حرام کی اعانت کی ۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی بزرگ کے متعلق مرثیہ لکھنا اور پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خلافِ شرع اشعار پڑھنا تو جائز نہیں خواہ مرثیہ کے ہوں یا غیر مرثیہ کے، اور خلافِ شرع نہ ہوں تو جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان ۹۶/۱/۲ھ

اب ناظرین انصاف کریں کہ مفتیان دیوبند نے مرثیہ گنگوہی کے شعروں کو خلافِ شرع قرار دیا ہے یا نہیں، تمام فتووں میں لکھا ہے کہ ایسے کلمات نہیں کہنے چاہئیں یہ حدودِ شرعیہ سے متجاوز ہیں ان سے توبہ کرنی چاہیے۔

۱۸۷/۵۰

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی بزرگ کے متعلق مرثیہ لکھنا اور پڑھنا جائز ہے یا نہیں

الجواب

خلاف شرع اشعار پڑھنا تو جائز نہیں خواہ مرثیہ کے ہوں یا غیر مرثیہ کے اور خلاف شرع نہ ہوں تو جائز ہے فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار عفا اللہ

مفتی خیر المدارس ملتان

۹۶/۱/۲

اب آئیے مرثیہ گنگوہی کے متعلق علمائے دیوبند کے فتاویٰ کی طرف مرثیہ گنگوہی کے ایک شعر میں مولوی محمود الحسن نے رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا ہے :

① حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ گنگوہی ص۷ مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

اس شعر میں رشید احمد گنگوہی کو روحانی و جسمانی حاجت روا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب اس شعر کے متعلق مفتیانِ دیوبند سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے حسب ذیل جواب دیا۔

جامعہ اشرفیہ لاہور : کے مفتی جمیل احمد تھانوی لکھتے ہیں :-

قبلہ حاجات روحانی و جسمانی کے یہ معنی ہوں کہ وہ خود بخود و بلا حق تعالیٰ کی منظوری و اجازت کے حاجات پوری کرنے والے ہیں تو یہ شرک ہے کفر ہے اس سے توبہ فرض ہے اور اگر یہ معنی ہوں کہ وہ دعا کریں گے اور اللہ تعالےٰ سب حوائج پوری کر دیں گے یہ درجہ حاصل ہے تو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہاں ثابت اوروں کے یہاں نہیں۔ شعر یوں پڑھیے۔

حوائج دین و دنیا کے فقط اللہ سے لیں گے
وہی ہے قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

فقط جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور ۱۱ شوال ۱۳۹۳ھ

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

کے مفتی عبدالرشید صاحب لکھتے ہیں :۔

حاجت روا خواہ حاجات دنیوی ہوں یا اُخروی ہوں صرف اللہ تعالےٰ ہے اَور کوئی نہیں ہے جو کوئی اللہ تعالےٰ کے سوا اَور کسی کو حقیقتاً حاجت روا سمجھے وُہ بحکم قرآن حکیم مُشرک ہے چنانچہ ارشاد ہے:

ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اَندادًا یحبونھم کحب اللہ الیٰ اخر الایات ھٰذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۸ رشعبان ۱۳۹۳ھ

مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی (بہاول نگر)

کے مفتی عبداللطیف صاحب لکھتے ہیں :

کہ اس قسم کے موہم شرک اشعار سے احتراز کرنا چاہیے تاکہ عوام الناس کے عقائد خراب نہ ہوں لیکن چونکہ اس میں ایسی توجیہات ہوسکتی ہیں جو کفر نہیں ہیں ہو اسطے اس کے پڑھنے یا نظم کرنے والے پر فتوےٰ کفر نہیں لگایا جاسکتا۔ احقر عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ۲۳ رشوال ۱۳۹۳ھ

مدرسہ نعمانیہ پشاور

کے مفتی روح اللہ لکھتے ہیں کہ: اگر شاعر کا یہی عقیدہ ہو کہ بالذات روحانی وجسمانی حاجات پورا کرنے والا ہے اعاذنا اللہ تو شرک کا خوف ہے اَور اگر مجازاً بھی کہے تو بھی احتیاط کے خلاف ہے:* وہ الفاظ جو موہمات شرک ہوتے ہیں اس سے اجتناب ضروری ہے ہمارے علمائے دیوبند لفظ

---

* چنانچہ علم کلام کے مسلّم اصول ہیں۔

قبلہ بھی محاسن خطاب سے نہیں ٹھہراتے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

روح اللہ دار العلوم نعمانیہ آسمان زئی تحصیل چارسدہ پشاور ۱۶ / ۱۱ / ۱۳۹۳ھ

مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ : کے مفتی محمد خلیل لکھتے ہیں :۔

بظاہر اس شعر کا مطلب غلط ہے اس کو نہیں پڑھنا چاہیئے۔

محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ ۱۲ / ذی قعدہ ۱۳۹۳ء

مدرسہ قاسم العلوم ملتان : کے مفتی محمد انور لکھتے ہیں :۔

اس قسم کی مبالغہ آمیزی کرنا جو بظاہر حدودِ شرعیہ سے تجاوز ہے درست نہیں بدلیل لا تطروف الحدیث بتاویل ایسے کلمات کا مطلب اگرچہ درست بیان کیا جاسکتا ہے لیکن عام محفلوں میں اس قسم کے اشعار کہنا درست نہیں احتراز لازم ہے۔

محمد انور شاہ غفرلہٗ نائب مفتی مدرسہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہٗ ۱۶ / ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

مرثیہ گنگوہی کے ایک شعر کے جواب میں چھ دیوبندی مفتیوں کا فتوےٰ قارئین کے پیشِ نظر ہے جن کے مطابق مرثیہ گنگوہی کا مذکورہ شعر تبدیلی کا مستحق ہے شرک ہے —— موہم شرک ہے اور عوام الناس کے عقائد کی خرابی کا ذریعہ ہے حدودِ شرعیہ سے متجاوز ہے اور پڑھنے کے قابل نہیں، مفتیانِ دیوبند کے بقول یہ شعر کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ مفتی جمیل احمد تھانوی نے شعر میں عملاً ترمیم کر کے صاف لکھ دیا ہے کہ فقط اللہ ہی قبلہ حاجات روحانی وجسمانی ہے مگر اس کے باوجود یہ شعر ابھی تک مرثیہ گنگوہی میں چھپ رہا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام اس مسئلہ میں کہ یہاں پچھلے دنوں
ایک عرس ہوا۔ اس میں ایک نعت خواں نے یہ ایک شعر
پڑھا۔ یہ حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

کسی غیر اللہ کے متعلق ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں

الجواب حامداً و مصلیاً

قبلہ حاجات روحانی و جسمانی کے یہ معنے ہوں کہ وہ خود بخود بے حق تعالیٰ کی منظوری و اجابت
کے حاجات پوری کر دیتے ہیں تو یہ شرک سے کم نہیں اس کا ترک فرض ہے اور اگر
یہ معنے ہوں کہ یہ دعا کر دینگے اور اللہ تعالیٰ سب حوائج پوری کر دیگا یہ درجہ حاصل ہے تو
حضور کے لئے یہ ثابت ہے اوروں کے لئے ثابت نہیں۔ شعر یوں پڑھے
حوائج دین و دنیا کے فقط اللہ سے لینگے + وہی ہے قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

[illegible]

ے زباں پر اہلِ ہوا کی ہے کیوں اُعل وہبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی!

(مرثیہ گنگوہی مؔ مصنف مولانا محمود الحسن دیوبندی)

اِس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانیٔ اسلام کا ثانی کہا گیا ہے بانیٔ اسلام سے مراد اللہ تعالےٰ ہوگا یا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، لہٰذا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالےٰ کے ثانی ہوئے یا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں اس لیے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن صاحب نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو اللہ تعالےٰ یا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا اور رسول کی شان میں توہین کی۔ جب دیوبندی مکتبۂ فکر کے مفتی صاحبان سے اس شعر کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے حسب ذیل جواب دیا:۔

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی، کے مفتی محمد امین صاحب لکھتے ہیں:۔

شعراء کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں والشعراء یتبعھم الغاوٗن الایۃ شعراء اس قسم کی بے تکی باتیں کرتے ہیں جس سے مراتب کا لحاظ کھو بیٹھتے ہیں۔ بانیٔ اسلام صرف حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، کسی اور کے متعلق اس قسم کی بات کہنا سراسر شریعت کے خلاف ہے۔
احقر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ، مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی راولپنڈی یکم ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

دارالعلوم اسلامیہ سوات کے مفتی محمد ادریس لکھتے ہیں:۔ کہ

اس شعر سے صاحب مزار کو صفات نبوی ثابت کرنا ہو حتیٰ کہ صفت رسالت بھی، تو یہ قول کفر ہے کیونکہ قرآن میں خاتم النبیین آپ کی صفت موجود ہے۔ پس دوسرے نبی کا دعوےٰ کرنا نص قطعی سے مخالف ہے۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اگر مراد جمیع صفات کمالیہ محمدیہ میں سوائے نبوت کے ہے تو یہ قول فسق اور مخالف اہلِ سنت والجماعت ہے۔ اور اگر مماثلت صورت ظاہری میں یا اور ایک صفت، خاصہ غیر النبوۃ ولوازمہا سے ہے تو یہ امر شرعاً مستبعد نہیں مگر یہ امر محتاج اثبات طلب ہے بغیر تنقیح کے یہ دعوےٰ بھی جائز نہیں، ہاں صورتِ ثانی و ثالث میں اگر مقام مدح ہو تو گو حرج نہیں مگر خلافِ اولیٰ ہے بے ادبی ہے، فسق و فجور کی وجہ سے۔ الجواب صحیح محمد ادریس صدر دارالعلوم اسلامیہ چارباغ ہذا الجواب صحیح خونزگل
الجواب صحیح محمد عمیر خان غفرلہٗ مدرسہ اسلامیہ چارباغ سوات ۷۳-۱۲-۶

کوئٹہ، بانیٔ اسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ دوسرے کیلئے استعمال کرنا درست نہیں ہے۔
محمد سعید مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں ایک عرس
ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر پڑھا۔
نہ زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی
صاحب مزار کے بارے میں ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں

الجواب

شعراء کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں والشعراء یتبعہم الغاوٗن الآیۃ
شعراء اس قسم کی بے تکی باتیں کرتے ہیں جس سے مراتب کا لحاظ کھو بیٹھتے ہیں
بانی اسلام صرف حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کسی اور کے
متعلق اس قسم کی بات کہنا سراسر شریعت کے خلاف ہے

احقر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ
مدرس دار العلوم حنفیہ عثمانیہ
محلہ ورکشاپی راولپنڈی
یکم ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ

جواب

اگر نعت خواں کے مراد شعر بالا سے صاحب مزار کو صفات نبوۃ ثابت کرنا ہو حتیٰ کہ صفت
رسالت بھی تو یہ قول کفر ہے کیونکہ قرآن میں خاتم النبیین آپ کی صفت موجود ہے اور
دوسرے نبی کا دعوی کرنا نص قطعی کے مخالف ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن
رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور اگر مراد جمیع صفات کمالیہ محمدیہ میں سوائے نبوت کے شریک ہو تو یہ
قول فسق اور مخالف اہل سنت والجماعت ہے۔ اور اگر مماثلت صورت ظاہر یا میں یا اور ایک
صفت خاصہ غیر النبوۃ ولوازمہا میں ہو تو یہ امر شرعاً مستبعد نہیں مگر یہ اثبات طلب ہے
بغیر تحقیق کے یہ دعوی بھی جائز نہیں۔ ہاں صورت ثانی وثالث میں اگر مقام مدح ہو تو [illegible] جائز
مگر خلاف اولیٰ ہے [illegible] ادبی یا فسق [illegible] وجہ سے [illegible]

الجواب صحیح [illegible]
هذا الجواب صحیح [illegible] نائب صدر
الجواب صحیح [illegible]
$\frac{6\ 12}{73}$
محمد عبد الشکور [illegible]

الجواب

بانی اسلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ دوسرے کیلئے استعمال کرنا
درست نہیں ہے۔

محمد سعید مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ)
بروری روڈ کوئٹہ بلوچستان

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ گنگوہی ص۸)

اس شعر کے متعلق علمائے دیوبند کا فتوے ملاحظہ ہو۔

مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کراچی کے مفتی محمد اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

اس قسم کے اشعار کو شریعت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس قسم کے اشعار کی وجہ سے ہی شریعت نے شعراء کو گمراہ لکھا ہے کہ وہ خیالات کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ دیکھئے سورہ شعراء کا آخری رکوع پارہ ۱۹، شریعت کے نظر میں شعر وہی درست ہے جس سے دین کی مذمت ہو اور موافقت ہو اور باقی جو واہی تباہی اشعار ہیں ان کی شریعت میں سخت مذمت ہے۔ یہ شعر بھی انہیں اشعار میں شامل کرلیں جو شریعت کو ناپسند ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب محمد اسمٰعیل غفرلہٗ مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی پاکستان ۱۴ ذوالقعدہ ۱۳۹۵ھ

ناظرین ہی انصاف فرمائیں کہ بقول حضرات دیوبند ہم سنیوں نے انہیں بدنام کیا یا کہ خود ان کے آوارگیٔ قلم نے انہیں تباہ کیا۔ کہنے والے نے کتنے پتے کی بات کہی ہے

آپ کہتے ہیں کیا ہم کو غیروں نے تباہ
بندہ پرور یہ کہیں اپنوں کا ہی کام نہ ہو

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے میاں

ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا

" قبولیت ایسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

کیا ایسے ماں کے غلام کو حسن یوسف سے تشبیہ دینا درست ہے؟

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اس قسم کے اشعار کو شریعت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اور اسی قسم کے اشعار کی وجہ سے ہی شریعت نے شعراء کو گمراہ لکھا ہے

کہ وہ خیالات کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں ۔ اور گمراہی میں

پڑے ہوئے ہیں۔ دیکھیے سورہ شعراء کا آخری رکوع پارہ 19

شریعت کی نظر میں شعر وہی درست ہے جس سے دین کی خدمت ہو

اور موافقت ہو اور باقی جو واہیات اشعار ہیں اور ان کی شریعت

میں سخت مذمت ہے ۔ یہ شعر بھی انہیں اشعار میں شامل کر لیں

جو شریعت کو ناپسند ہیں ۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد اسماعیل محمود

۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

ت خدا اُن کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

(مرثیہ گنگوہی ص۸)

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے مفتی عبدالرشید صاحب لکھتے ہیں کہ :-

یہاں اس بزرگ پر مربی کا اطلاق بمعنی تعلیم ظاہر یا باطن ہر دو کے ہے فلہذا بصورت مراد اس کے کوئی خاص بڑی حرج نہیں ہے البتہ ایہام کے کراہت تنزیہہ کے درجہ میں ہے۔ برملا عوام میں ایسے موہم الفاظ سے احتراز مناسب ہوتا ہے اور اگر عقیدہ فاسد ہو اور غلط معنی میں اس کو استعمال کیا جائے تو جائز نہ ہو گا۔ ہذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ

الجواب والیہ الموفق للصواب

یہاں اس بزرگ پر مربی کا اطلاق بمعنی تعلیم ظاہر یا باطن یا ہر دو کے ہے فلہذا بصورت مراد اسکے کوئی خاص بڑی حرج نہیں ہے البتہ بوجہ ایہام مکروہ تنزیہہ کے درجہ میں ہے برملا عوام میں ایسے موہم الفاظ سے احتراز مناسب ہوتا ہے اور اگر عقیدہ فاسد ہو اور غلط معنی میں اسکو استعمال کیا گیا جائے تو جائز نہ ہوگا، ہذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۴

ے جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر ہی حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

(مرثیہ گنگوہی صہ ۸)

دارالعلوم سرحد پشاور کے مفتی عبداللطیف صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

از روئے شریعت جائز نہیں کیوں کہ جو تاویل ممکن ہے وہ مراد شاعر نہیں اور جو مراد شاعر ہے وہ جائز نہیں، زیادہ سے زیادہ جو تاویل ممکن ہو سکتا ہے وہ وہ ہے جو کہ شرح عقائد صہ ۶۵ پر لکھا ہے وتحقیقہ ان صرف العبد قدرتہ وارادتہ الی الفعل کسب وایجاد اللہ تعالیٰ عقیب ذالک خلق یعنی کسب عبد مقدم ہے ایجاد رب پر یا ایجاد رب بعد کسب عبد ہے لیکن یہ معنی مراد شاعر نہیں کیوں کہ اس معنی کے لحاظ سے صاحبِ قبر کی عظمت ثابت نہیں ہوتی یہ معاملہ تو ہر عبد کے ساتھ ہے شاعر کا مطلب صاحبِ قبر کی عظمت ہے۔ جیسا نصف آخیر (میرے قبلہ میرے کعبہ تھے) اس پر دال ہے تو عظمت تو یہ ہے کہ العیاذ باللہ حضرت حق تابع ہے اور صاحبِ قبر متبوع اعاذنا اللہ منہ اور اللہ بچائے، آخر صاحبِ قبر پیغمبر تو نہیں کہ معصوم ہو آخر کبھی تو کوئی گناہ کر لیا ہوگا تو گناہ کی صورت میں یہ کیسا صحیح ہوگا۔ ے جدھر کو آپ مائل تھے اودھر ہی حق بھی دائر تھا

اور قطع نظر معیارِ شرع سے ویسا بھی یہ کلام ردی اور ساقط الاعتبار ہے کیوں کہ آخر الکلام معارض ہے اول کلام سے۔ نصف اول سے معلوم ہوتا ہے، کہ العیاذ باللہ صاحبِ قبر متبوع ہے اور حق تابع، اور نصف اخیر سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبِ قبر تابع حق ہے کیوں کہ کہتا ہے

ے میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

کہا جاتا ہے رجل حقانی یا رجل ربانی، یعنی تابع حق یا تابع رب، خلاصہ یہ ہے کہ شعر مذکور کا کہنا از روئے شرع ممنوع ہے اس سے تائب ہونا چاہیئے۔ فقط

مفتی دارالعلوم عبداللطیف عفا اللہ عنہ ۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ محمد ایوب بنوری غفرلہٗ

ہمارا جہاں تک خیال ہے کہ مولوی محمود الحسن صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند اس شعر کے متعلق توبہ کیے بغیر ہی اس دُنیا سے رخصت ہو گئے کیوں کہ ابھی تک توبہ نامہ شائع نہیں ہوا اور نہ ہی اس شعر کو مرثیہ سے نکالا گیا ہے ے

کچھ نہ صیاد کا شکوہ نہ گلچیں کا گلہ
اپنے ہاتھوں سے جلایا ہے نشیمن اپنا
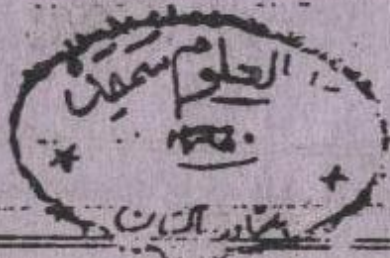
چھپائے جامۂ فانوس کیوں کر شمع روشن کو
تھی اس نورِ مجسم کے کفن میں وہی عریانی

(مرثیہ گنگوہی ص۱۱)

مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ کے مفتی محمد حسن صاحب اس شعر کے متعلق لکھتے ہیں کہ :

یہ شعراء کا تخیل ہوتا ہے درست یا نہ درست کی پرواہ نہیں کرتے و الشعراء یتبعھم الغاون اگر شاعر کا خیال عریانی سے ننگاپن ہے کہ باوجود کفن کے بھی وُہ ننگا ہے تو یہ بھی ولی کی توہین ہے حالاں کہ کفن ستر کے لیے شریعت نے مقرر کیا ہے اگر اس کا تخیل یہ ہے کہ صاحبِ قبر ایسے نورِ مجسم تھے کہ باوجود کفن کے بھی اس میں عُریانی تھی تب بھی توہین ہے اگر سرے سے صاحبِ قبر کو بنی نوع انسان سے نکال کر کوئی اَور مخلوق میں شامل کرتا ہے مثلاً ملک جن وغیرہ تو یہ بھی سراسر جھوٹ ہے اَور یہ بھی ولی کی توہین ہے کیوں کہ ساری مخلوق سے انسان برتر ہے ولقد کرمنا بنی آدم یہ تو انسان بھی نہیں مانتا، بہر حال جو تخیل بھی لیا جائے بندہ کی سمجھ میں تو صاحبِ قبر کی توہین ہے اَور بے ادبی ہے باقی یہاں نور سے مرادِ نورِ ولایت لیا جائے تو پھر عُریانی کا مطلب نہیں بنتا یا کہ نور سے مراد دلِ منور لیا جائے تو پھر شاعر کا یہ تخیل نہیں ہے کیوں کہ وہ ممدوح کی مدح میں نورِ مجسم کا لفظ استعمال اس کا جسم مراد لیا ہے ، کہ جسم اس کا نور ہے بہر حال شرع شریف میں ایسا شعر جو کہ اصل کے خلاف ہو کہنا گناہ ہے اَور بے ادبی ہے ۔ کتبہٗ محمد حسن غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عید گاہ مظفر گڑھ

مفتی سید احمد بخاری ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے مفتی محمد عیسیٰ صاحب لکھتے ہیں کہ علامہ محمود آلوسیؒ نے

سورۂ نساء کی آیت "لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم" کی تفسیر کرتے ہوئے روح المعانی میں لکھا ہے کہ شیخ ولی الدینؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کے بشر ہونے کا عقیدہ اور آپ کے عربی ہونے کا علم ایمان کے لیے شرط ہے ۔ اگر ایک شخص کہتا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہوں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ آپ بشر ہیں یا فرشتے عربی ہیں تو ایسے شخص کے کفر میں شک نہیں اس نے قرآن کو جھٹلایا اور اجماعی قطعی عقیدہ کا انکار کیا اس میں کسی کا اختلاف نہیں اگر ایک غبی ان پڑھ اس بات کو نہیں جانتا ہو تو اس کو سمجھانا واجب ہے اگر اس کے بعد بھی نہ مانے تو پھر اس پر کفر کا حکم صادر کریں گے ۔ اس شعر میں اگر بشریت کا انکار ہے جیسے کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے تو آپ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے اور بشریت کے انکار سے کفر صریح لازم آتا ہے ۔

اور اگر صفاتِ نورانی مراد ہیں تو بھی شبہ کفر کی وجہ سے ایسا شعر کہنا حرام ہے ۔ فقط واللہ تعالےٰ اعلم محمد عیسیٰ عفی عنہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

ؔ ہم نے صرف یہ شعر لکھ کر بھیجا تھا کہ یہ شعر از روئے شریعت کیسا ہے تو مفتی صاحب نے سمجھا کہ یہ شعر حضور علیہ السلام کے متعلق ہے ۔ تب انہوں نے یہ فتوےٰ دیا ۔ لیکن مفتی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ شعر تو مولوی محمود الحسن نے رشید احمد گنگوہی کی شان میں کہا ہے ۔ اب مفتی صاحب کا فتوے کے متعلق کیا خیال ہے ۔

الجواب

بعد از سلام مسنون گزارش اینکہ یہ شعراء تخیل ہوتا ہے درست یا نہ درست کی پرواہ نہیں کرتے
والشعراء یتبعھم الغاون اگر شاعر کا خیال عریانی سے ننگا پن ہے تو
باوجود کفن کے بھی وہ ننگا ہے تو یہ بھی ولی کی توہین ہے حالانکہ کفن تو لیے
شریعت نے ضروری کیا ہے اگر اسکا تخیل یہ ہے کہ صاحب مزار
ایسے نور مجسم تھے کہ باوجود کفن کے بھی اس میں عریانی تھی
تب بھی توہین ہے اگر سرے سے صاحب مزار کو بنی نوع انسان

سے نکال کر کوئی اور مخلوق میں شامل کرتا ہے مثلاً "ملک جن وغیرہ
تو یہ بھی سراسر جھوٹ ہے اور یہ بھی ولی کی توہین ہے
کیونکہ ساری مخلوق سے انسان برتر ہے ولقد کرمنا بنی آدم
یہ تو انسان بھی نہیں مانتا بہرحال جو تخیل بھی لیا جائے
بندہ کی سمجھ میں تو صاحب مزار کی توہین ہے اور بے ادبی ہے
باقی یہاں نور سے مراد نور ولایت لیا جائے تو پھر عریانی کا
مطلب نہیں بنتا یا کہ نور سے مراد دارہ منور لیں جب
تو پھر شاعر کا یہ تخیل نہیں ہے کیونکہ وہ ممدوح کی مدح
میں نور مجسم کا لفظ استعمال اسکا جسم مراد لیا ہے
کہ جسم اس کا نور ہے بہرحال شرع شریف میں ایسا قول
جو کہ اصل سے خلاف ہے اس کا لکھنا گناہ ہے اور بے ادبی ہے

بے ادب محروم ماند از فضل رب

کتبہ محمد حسن عفی عنہ مفتی مدرس مدرسہ عربیہ
احیاء العلوم عیدگاہ مظفر آباد
۱۲ ذیقعدہ ۹۳

مفتی سعید احمد بخاری

جواب ---

علامہ محمود آلوسی نے سورہ انبیاء کی آیت لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم
رسولا من انفسہم کی تفسیر کرتے ہوئے روح المعانی میں لکھا ہے۔ کہ شیخ ولی
الدین عراقی سے پوچھا گیا کہ آپ کا بشر ہونے کا عقیدہ اور آپکا عربی ہونا علم ایمان
کیلئے شرط ہے۔ اگر ایک شخص یہ کہتا ہو کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین
مانتا ہوں۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ آپ بشر ہیں یا فرشتے یا جن

۷ شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اسکی نادانی

(مرثیہ گنگوہی ص۱۱)

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے مفتی عبدالرشید صاحب اس شعر کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

الفاظ مذکورہ ظاہر اپنے لحاظ سے قابلِ اعتراض ہیں کیوں کہ الفاظ مذکورہ میں سے زیادہ الفاظ بدون تاویل صادق نہیں ہیں اور ایہام خلاف مقصود کا ان میں موجود ہے نیز اطراء فی المدح ہے۔ فلہٰذا یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہٰذا واللہ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۲۳ ذیقعد ۱۳۹۳ھ

الجواب: واللہ الموفق للصواب،

الفاظ مذکورہ ظاہر اپنے لحاظ سے قابلِ اعتراض ہیں کیونکہ الفاظ مذکورہ زیادہ الفاظ بدون تاویل صادق نہیں ہیں ~~ایہام خلاف مقصود کا ان میں موجود ہے نیز اطراء فی المدح ہے فلہٰذا یہ ٹھیک نہیں ہے ہٰذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب~~

عبدالرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۲۳ ذیقعد ۱۳۹۳

وفاتِ سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت ؎
تھی ہستی گر نظیرِ ہستی محبوبِ سبحانی

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کے مفتی ولی حسن صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کسی بھی شخص کی وفات کے مشابہ نہیں ہو سکتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لن یصابوا بمثلی" یعنی امت کو میری کی طرح کسی کی وفات کا صدمہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے پہلا مصرعہ شرعاً غلط اور کذب ہے۔ دوسرا مصرعہ مبالغہ سے خالی نہیں۔
فقط واللہ اعلم ولی حسن دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی

دار الافتاء
المدرسۃ العربیۃ الاسلامیۃ
نیو ٹاؤن کراچی

۳۹۳
۱۲ [illegible] ذلقعدہ

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کسی بھی شخص کی وفات کے مشابہ نہیں ہو سکتی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لن یصابوا بمثلی یعنی امت کو میری وفات کی طرح کسی کی وفات کا صدمہ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے پہلا مصرعہ شرعاً غلط اور کذب ہے دوسرا مصرعہ مبالغہ سے خالی نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ولی حسن
دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ

رہے منہ آپ کی جانب تو بُعد ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی

(مرثیہ گنگوہی ص۱۱)

دارالعلوم محمدیہ (ضلع) ڈیرہ غازیخاں کے مفتی عبدالرحیم صاحب نظامی اس شعر کے

متعلق کہتے ہیں کہ ایسا کہنا بالکل حرام ہے بلکہ اگر اس شاعر کا عقیدہ بھی یہی ہے تو اس کو ایسے کلمات دوبارہ کہنے سے توبہ کرنی ضروری ہے۔ کیوں کہ یہ کلمات قریب الی الکفر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

فقط والسلام ابوالقاسم عبدالرحیم نظامی بقلم خود مدرس دارالعلوم محمدیہ سُوری لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان

جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کے مفتی نذیر احمد صاحب اسی شعر کے بارے میں کہتے کہ مذکورہ

بالا شعر میں صاحبِ قبر کو دینی اور ایمانی قبلہ و کعبہ کہا گیا ہے اگر اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ صاحبِ قبر دینی اور ایمانی امور میں آخری سند ہیں تو یہ بالکل غلط اور ناجائز ہے کیوں کہ یہ حیثیت صرف خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے اور اگر صرف عزت و احترام مراد ہے تو پھر بھی ایسے اشعار ناپسندیدہ ہیں کیوں کہ اس میں صاحبِ قبر کو ایسے القاب دیئے گئے ہیں جو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہونے چاہئیں۔ واللہ اعلم

نذیر احمد غفرلہٗ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ ۱۲/۱۲/۱۴۱۲ھ ۱۰/۱۱/۹۲م

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے یہاں ایک

عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا۔

نہ رہے تنہا آپ کی جانب تو لجد ظاہری گیا ہے

ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی

کیا صاحب مزار کے بارے میں ایسا کہنا درست ہے؟

جواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

شعر مذکورہ بالا شعر میں صاحب مزار کو دینی اور ایمانی قبلہ و کعبہ کہا گیا ہے۔ اگر اس

سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ صاحب مزار دینی اور ایمانی امور میں آخری سند ہیں تو یہ بالکل

غلط اور ناجائز ہے کیونکہ یہ حیثیت صرف خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے اور اگر

صرف عزت و احترام مراد ہے تو پھر بھی ایسے اشعار ناپسندیدہ ہیں کیونکہ اس میں صاحب

مزار کو ایسے القاب دئیے گئے ہیں جو حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص سمجھے جاتے ہیں۔

واللہ اعلم

بندہ میاں محمد عفی عنہ

۱۵ / ۱۱ / ۹۳ ھ

جواب بالصواب ۱۱ / ۱۲ / ۹۳ ھ

[illegible] گوجرانوالہ

ایسا کہنا اصلی حرام ہے بلکہ اگر اس شاعر کا عقیدہ بھی یہی ہے تو اس کو ایسے کلمات

دوبارہ کہنے سے توبہ کرنی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ کلمات

قریب الی الکفر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ فقط

[illegible]

النعبد منظور احمد [illegible]

۱۳۹۳ھ

ے تمہاری تربتِ انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

(مرثیہ گنگوہی ص۱۲)

جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور کے مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب اس شعر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ چونکہ لفظ "ارنی" جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اللہ تعالیٰ سے اپنے دکھانے کی درخواست تھی جس کا جواب نفی میں ملا تھا طور سے تشبیہ دینا اللہ تعالیٰ کی تجلی گاہ سے تشبیہ دینا ہے، یہ حق تعالیٰ کے جلوہ کی بے حرمتی ہے دوسرے "ارنی" کا سوال صاحبِ قبر سے نہیں خود اللہ تعالیٰ سے بھی ہو تو درست نہیں جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام "کو نفی میں جواب ملا ہے اس لیے یہ گناہ ہے ان سے بچنا چاہیے۔

جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن ۱۲ شوال ۹۳ھ

مدرسہ مخزن العلوم خانپور

کے مفتی محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ:

اس قسم کے اشعار قبر پر پڑھنا خلاف ادب ہے اور خلاف طریقہ سنت زیارت قبور ہے عام طور پر اس قسم کے اشعار ریاکاری اور بغیر خلوص کے دنیاوی اغراض کی وجہ سے پڑھے جاتے ہیں محض سمعہ و خوشامد کی بنا پر۔ اس لیے منع و ناجائز ہیں ان امور کی وجہ سے اور مزید وجہ منع یہ بھی ہے جو اوصاف کسی میں نہ ہوں ان سے تعریف ممنوع ہے اور اہلِ قبر سے خطاب کرنا بغیر السلام علیکم یا اہل القبور الخ ٹھیک نہیں بلکہ مزید اس میں تشبیہ قبر کو طور سے اور صاحب قبر کی دیدار کو اللہ تعالیٰ کی دیدار سے تشبیہ لازم ہے۔ اور صاحب کو اللہ سے تشبیہ آتا ہے یہ شرعاً جائز نہیں کیوں کہ آیت قرآنی ہے "لیس کمثلہ شئی" بلکہ تشبہ کفر ہے۔ العیاذ باللہ بلکہ قائل کو اس سے توبہ کرنا چاہیئے۔ تحریر کنندہ محمد ابراہیم عفی عنہ از مخزن العلوم خانپور عید گاہ ضلع رحیم یار خاں یکم ذیقعدہ ۹۳ھ

ے نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا

اس کا جو حکم تھا سیف قضائے مبرم

(مرثیہ گنگوہی صہ ۲۱)

جامعہ مدنیہ کیمبل پور سے قاضی محمد زاہد الحسینی لکھتے ہیں:۔

کہ ایسا عقیدہ نص قرآن مجید کے سراسر خلاف ہے:۔ ان الحکم الا للہ، ولہ الحکم، الا لہ الخلق والامر وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ کی آیت قرآنیہ سے بالکل واضح ہے کہ حکم، صرف اللہ تعالےٰ کا ہی چلتا ہے۔ اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیئے۔ واللہ الموافق

قاضی محمد زاہد الحسینی جامعہ مدنیہ کیمبل پور ۳ ر ذوالقعدہ ۹۳ھ ۲۹ ر نومبر ۷۳ء

دارالعلوم کراچی کے مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

حکم کی صفت اس شعر میں بیان کی گئی ہے وہ صرف خدا تعالےٰ کے حکم پر صادق آتی ہے کسی اور کے حکم کی یہ صفت بیان کرنا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴ ۱۲ ۱۱ ۹۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے یہاں ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا

اس کا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مبرم

کیا صاحب مزار کے بارے میں ایسا کہنا جائز ہے؟

جواب

عرس ہی بہت لئے ناجائز اور بدعت ہے۔ حکم کی جو صفت اس شعر میں بیان کی گئی ہے وہ صرف خدائے تعالیٰ کے حکم پر صادق آتی ہے کسی اور کے حکم کی یہ صفت بیان کرنا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

نائب مفتی دارالعلوم کراچی

۱۲ ۱۱ ۹۳ھ

دار الافتاء دارالعلوم کراچی

جواب

ایسا عقیدہ نص قرآن مجید کے سراسر خلاف ہے۔ ان الحکم الا للہ۔ ولہ الحکم۔ الا لہ الخلق والامر وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ۔ کی آیات قرآنیہ سے بالکل واضح ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہئے

واللہ الموفق

قاضی محمد زاہد الحسینی

جامعہ مدنیہ کیمبل پور

۳ ر ذی قعدہ ۹۳ھ

۲۹ ر نومبر ۷۳ء

ے مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اسی مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریمؑ (مرثیہ ص۲۲)

دارالعلوم تعلیم القرآن کوہاٹ سے مفتی محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ صاحب قبر کے حق میں ایسا کہنا ناجائز ہے کیوں کہ یہ شعر موہم غلطی ہے موت اور حیات خداوند تعالےٰ کا فعل ہے خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم الایۃ سورۃ تبارک الذی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ خداوند تعالےٰ نے دیا تھا کسی بزرگ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ثابت کرنا درست نہیں، خداوند تعالےٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ احیاء موتیٰ کے فعل کو ظاہر کرتے تھے واذ تحی الموت باذنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا فعل نہیں تھا۔ دوسرے شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب بنایا ہے حاضر ناظر صرف خداوند تعالےٰ ہے شرک کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الذات جیسے عیسائی تین خدا مانتے ہیں۔ اور ایک شرک فی الصفت کہ کسی بندے کو خدا کی طرح صفت ملنے قدرت میں یا دیکھنے میں یا سننے میں یعنی جس طرح خدا ہر چیز پر قادر ہے اسی طرح یہ بزرگ ہر چیز پر قادر ہے یا جیسا خدا دور نزدیک سنتا، دیکھتا ہے ویسا بزرگ بھی ہے یہ شرک فی الصفت ہے اگرچہ اس شعر کا معنیٰ تاویل سے صحیح ہو سکتا ہے مگر ظاہر معنیٰ فاسد اور باطل ہیں۔ فقط مفتی محمد یوسف دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر ۱۲؍۲؍۷۳ھ

دار العلوم شبیریہ، ضلع سرگودھا

کے مولوی محمد سعید اس شعر کے بارے میں لکھتے ہیں، کہ احیا موتیٰ کا معجزہ برحق ہے مگر باذن اللہ کے ساتھ مشروط ہے مردوں کو زندہ کرنا اور زندوں کو مرنے نہ دینا یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے کسی دوسرے کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا خصوصاً اس شعر میں ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام جو اولوالعزم پیغمبر ہیں ان سے برتری کا ایہام ہے اس واسطے یہ شعر کہنا مُردے کی طرف نسبت کرنا ناجائز اور موہم شرک ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب ۲۹/۷/۱۱

محمد سعید مہتمم مدرسہ شبیریہ میانی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا۔

دار العلوم عرفانیہ ریاست دیر

سے مولوی محمد عرفان صاحب لکھتے ہیں کہ یہ کہنا صاحبِ قبر کے لیے جائز نہیں ہے کیوں کہ زندوں کو مرنے تک رسائی اور مردوں کو زندہ کرنا یہ دونوں خدا کے فعل خاص ہیں اس میں کسی اور کی شرکت نہیں ہے۔ اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جزوی طور پر خدا تعالےٰ نے معجزہ دیا تھا یعنی خدا تعالےٰ نے اس کے ہاتھ پر معجزہ کے طور پر اپنا فعل جاری کیا ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے فعل بھی نہیں اس لیے یہ کہنا بغیر ازتاویل شرک اور کفر ہے۔ فقط

(مولوی) محمد عرفان بانی و مہتمم دار العلوم عرفانیہ دیر ضلع دیر ۹/۷/۵

دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

کے مفتی عبد الرشید صاحب کہتے ہیں کہ یہ شعر اپنے ظاہری مضمون کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ اس میں معروف اور ظاہر کے اعتبار سے احیاء کی نسبت غیر اللہ کی طرف پائی گئی ہے اور بدون تاویل یہ شرک ہے نیز اس میں ولی کا تقابل ساتھ نبی کے کیا گیا ہے اور یہ بھی درست نہیں اور اس میں توہینِ نبوت ہے۔ اشراک سے بچنے کے لیے احیاء کو اپنے ظاہری اور معروف معنی سے پھیر بھی لیا جائے تو بھی ایہام اشراک اور توہین باقی رہتے ہیں فلہٰذا ایسا کہنا درست نہیں قرآن حکیم میں ہے "لا تقولوا راعنا الخ" اور حدیث شریف میں ہے کہ مشتبہ امور سے بچنا چاہیے فقہاء کرام نے بھی موہمات سے بچنے کا امر فرمایا ہے فلہٰذا یہ شعر مجالس میں پڑھنا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب

عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۲۹ شوال ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے میاں

ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

صاحب مزار کے بارے میں ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب

یہ کہنا صاحب مزار کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ زندوں کو مرنے تک رسائی

اور مردوں کو زندہ کرنا یہ دونوں خدا کے فعل خاص ہیں اس میں

کسی اور کی شرکت نہیں ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جزوی طور

پر خدائے تعالیٰ نے یہ معجزہ دیا تھا یعنی خدا تعالیٰ نے اسے باذن

پر یہ معجزہ ہے تو پر اپنا فعل جاری کیا ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام

کے فعل میں انہیں یہ کہنا بغیر از تاویل شرک اور

کفر ہے فقط۔

[illegible]

جواب

صاحب مزار کے حق میں ایسا کہنا ناجائز ہے کیونکہ

یہ شعر موہم غلطی ہے۔ موت اور حیات

خداوند تعالیٰ کا فعل ہے۔ خلق الموت والحیاۃ

لیبلوکم الآیۃ تبارک الذی اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام کو یہ معجزہ خداوند تعالیٰ نے دیا تھا۔ کسی بزرگ کا

حضرت عیسیٰ علیہ کا معجزہ ثابت نہیں

خداوند تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر احیاء موتی

کے فعل کو ظاہر کرتے تھے واذ تحی الموتی باذنی

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل نہیں تھا

دوسرے شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب

کیا گیا ہے۔ حاضر ناظر صرف خداوند تعالیٰ ہے۔

شرک کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الذات جیسے عیسائی

مسیح کو خدا مانتے ہیں۔ اور ایک ہے شرک فی الصفت

کہ کسی بندے کو خدا کی طرح صفت مانے

مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے یہاں ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا ؎

پھرتے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے اجمیر[1] کا راستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

کیا ایسا کہنا درست ہے ؟ بینوا توجروا

الجواب: اگرچہ یہ شعر تاویل کا متحمل ہے اور اس کے قائل پر تکفیر کا فتوے نہیں لگایا جا سکتا

---

[1] اگر شعر میں اجمیر کی جگہ گنگوہ لکھا ہوتا تو فتوے کا جواب یہاں تک نہ آتا۔ مرثیہ کے اصل شعر میں اجمیر کی جگہ گنگوہ ہے۔

تاہم اس سے غلط فہمی اور سوء ادبی ضرور مفہوم ہوتی ہے لہٰذا اس قسم کے اشعار سے احتراز ضروری ہے۔

فقط واللہ اعلم فقط محمد عبداللہ عفاء اللہ عنہ ۱۴ ذیقعدہ ۹۳ھ مدرسہ خیر المدارس ملتان

مدرسہ مظہر العلوم سکھر سندھ

کے مفتی صاحب لکھتے ہیں ایسا کہنا درست نہیں ہے کیوں کہ اس شعر میں کعبہ پر اجمیر کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے جو صریح کفر ہے لیکن فتوے کفر میں احتیاط ہے اس لیے قائل کی نیت معلوم کیے بغیر کفر کا فتوے نہیں دیا جا سکتا ہے۔

محمد مراد ہالیجوی مدرسہ مظہر العلوم منزل گاہ سکھر

اصل شعر ؎

پھرتے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا راستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ گنگوہی صہ ۹ از مولوی محمود الحسن دیوبندی)۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے یہاں ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا۔

یہ پھرتے ہیں کعبہ میں بھی پوچھتے اجمیر کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

کیا ایسا کہنا درست ہے؟

جواب

اگرچہ یہ شعر تاویل کا محتمل ہے اور اس کے قائل پر تکفیر کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا تاہم اس سے غلط فہمی اور سوء ادبی [illegible] مفہوم ہوتی ہے ایسے اشعار سے احتراز ضروری ہے۔ فقط واللہ اعلم

محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

دار الافتاء

جواب

ہو المصوب

ہاں ایسا کہنا درست نہیں ہے کیونکہ اس شعر میں کعبہ پر اجمیر کی فضیلت ظاہر ہو رہی ہوتی ہے جو صریح کفر ہے لیکن چونکہ تکفیر میں احتیاط ہے اس لئے قائل کی نیت معلوم کئے بغیر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا ...... ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

دار الافتاء

۱۴ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

ناظرین کرام!

بھانت بھانت کی بولیاں ملاحظہ فرمالیں، یہ وُہ اونٹ ہے جس کا کوئی کل سیدھا نہیں کوئی تو مولوی محمود الحسن سابق صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کو جاہل کہہ رہا ہے کوئی کافر اور مشرک کوئی گنہگار کہہ رہا ہے غرضیکہ ان کے یہاں فتوے نویسی کا میار ہی نہیں اور یہ سارے فتوے اس بنیاد پر ہیں کہ کسی کو بھی اس کی خبر نہیں کہ تیر کے نشانے پر کون ہے اگر یہ معلوم ہوتا کہ جناب شیخ الہند صاحب کا شعر ہے تو پھر ان شعروں میں وہ وہ گوشے نکالے جاتے کہ عالمگیری و شامی کے بجائے دیوان غالبؔ و دیوان ذوقؔ کے صفحات اُلٹے جاتے اور اُردو شاعری میں ان شعروں کو ایک نئے مفہوم کا اضافہ کہا جاتا ملطہ یہ عجیب بات ہے کہ کفر و شرک کے فتاوے خود مدارس مسلک دیوبند سے دیئے جائیں اور بدنام اہل سنت کو کیا جائے آج بلند بانگ نعروں سے یہ کہا جاتا ہے، کہ کافر کو کافر نہ کہو حالاں کہ یہ کہہ کر خود آں بدولت نے کافر کہہ دیا یعنی کافر تو ہے مگر کافر مت کہو۔

؎ اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

مرثیہ گنگوہی

علمارِ دیوبند کی نظر میں

ترتیبِ نو

خلیل احمد رانا

ناشر

الدارُ السنیہ

۹۵، اندریا اسٹریٹ، ناگپاڑہ

ممبئی۔ ۸